عمرو
اور سنہری محل

ننھے منے بچوں کے لئے انتہائی دلچسپ کہانی

عمرو اور سُنہری محل

ظہیر احمد

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

ان دنوں سردار امیر حمزہ کے پاس ملک خراسان کا شاہی ایلچی آیا ہوا تھا۔ اس نے سردار امیر حمزہ سے کہا کہ بادشاہ سلامت کو عمرو عیار کی ضرورت ہے اس لئے وہ جلد سے جلد عمرو عیار کو ان کے پاس ملک خراسان بھیج دیں۔

ملک خراسان کا بادشاہ افروز سردار امیر حمزہ کا دوست تھا اور وہ چونکہ شہنشاہ افراسیاب کے ساتھ جنگ کے لئے انہیں ہتھیار اور فوجی دستے بھیجتا رہتا تھا اس لئے انہوں نے شاہی ایلچی سے کچھ نہیں پوچھا تھا کہ بادشاہ سلامت نے عمرو کو کیوں بلایا ہے بلکہ انہوں نے عمرو عیار کو بلا کر حکم دیا کہ وہ شاہی ایلچی کے ساتھ ملک خراسان چلا جائے۔ سردار امیر حمزہ کا حکم

ہو اور عمرو عیار انکار کرتا یہ ممکن ہی نہ تھا اس لئے عمرو عیار تیار ہو کر اور عادت سے مجبور ہو کر سردار امیر حمزہ سے نیک شگون کے طور پر ایک بیش قیمت ہار لے کر شاہی ایلچی کے ہمراہ ملک خراسان روانہ ہو گیا۔

عمرو نے شاہی ایلچی سے کئی بار پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ بادشاہ سلامت نے اسے کیوں بلایا ہے لیکن شاہی ایلچی چونکہ کچھ نہیں جانتا تھا اس لئے وہ عمرو کو کیا بتاتا اس لئے عمرو خاموش ہو گیا تھا۔

ملک خراسان پہنچتے پہنچتے انہیں کئی دن اور کئی راتیں ہو گئی تھی۔ عمرو عیار کو شاہی مہمان خانے میں ٹھہرایا گیا اور اس کی خوب آؤ بھگت کی گئی۔ اس روز عمرو عیار چونکہ طویل سفر سے تھکا ہوا تھا اس لئے بادشاہ افروز نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور نہ ہی عمرو نے ان سے کچھ پوچھنا مناسب سمجھا تھا۔ البتہ عمرو نے بادشاہ افروز کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات ضرور دیکھ لئے تھے۔

عمرو عیار کو تھکاوٹ کی وجہ سے سر شام ہی نیند آ

گئی تھی۔ اگلے دن وہ جب اٹھا تو خاصا دن نکل آیا تھا۔ نہا دھو کر عمرو عیار نے ناشتہ کیا۔ ناشتے سے جیسے ہی فارغ ہوا شاہی محل کا ایک خادم وہاں آگیا اور اس نے عمرو عیار کو سلام کر کے مؤبانہ انداز میں کہا کہ بادشاہ سلامت اس کا شاہی کمرے میں انتظار کر رہے ہیں تو عمرو عیار فوراً اس کے ساتھ چل پڑا۔

بادشاہ افروز واقعی اپنے شاہی کمرے میں اس کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ کمرے میں اکیلے تھے اور دونوں ہاتھ پشت پر باندھے بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہے تھے۔ عمرو نے کمرے میں داخل ہو کر انہیں شاہی انداز میں سلام کیا تو وہ چونک پڑے۔

"خواجہ عمرو عیار۔ آؤ۔ آؤ خواجہ۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے"۔ بادشاہ افروز نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ انہوں نے عمرو عیار کا ہاتھ پکڑا اور سامنے موجود شاہی مسند کے پاس لے گئے۔ مسند کے پاس ایک زرنگار کرسی پڑی تھی۔

"بیٹھو خواجہ عمرو عیار"۔ بادشاہ نے کہا تو عمرو کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ بادشاہ افروز مسند پر بیٹھ گئے۔

عمرو انہیں غور سے دیکھ رہا تھا کہ بادشاہ افروز کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی اور وہ نہایت پریشان نظر آ رہے تھے۔

"کیا بات ہے بادشاہ سلامت۔ آج آپ حد سے زیادہ پریشان ہیں"۔ عمرو نے کہا۔

"ہاں خواجہ عمرو۔ یہ سچ ہے۔ ہم پریشان ہیں۔ بہت پریشان"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

"اوہ۔ آپ مجھے اپنی پریشانی بتانا پسند کریں گے"۔ عمرو نے کہا۔

"ہم نے تمہیں اسی لئے تو بلایا ہے خواجہ عمرو"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

"تو بتائیے بادشاہ سلامت۔ میں حاضر ہوں"۔ عمرو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"خواجہ عمرو عیار۔ ہماری دو بیٹیاں ہیں۔ ایک کا نام شہزادی رابعہ ہے اور دوسری کا نام شہزادی نائمہ۔ ہم نے ان دونوں کی پرورش اور ان کی تعلیم کے لئے ایک الگ محل بنا رکھا ہے۔ اس محل کے گنبد چونکہ سنہری بنائے گئے ہیں اس لئے اسے سنہری

محل کہا جاتا ہے۔ اس سنہری محل میں ہماری چھوٹی ملکہ کے ساتھ ہماری دونوں شہزادیاں رہتی ہیں۔ وہاں بے شمار خادم اور کنیزیں ہیں جو ان کی دیکھ بھال کرتی ہیں اور محافظ بھی ہیں۔ دونوں شہزادیاں اور ہماری چھوٹی ملکہ ہمیں سلام کرنے اور ہم سے ملنے کے لئے یہاں آتی تھیں اور کبھی کبھار ہم ان سے ملنے کے لئے سنہری محل میں چلے جاتے تھے مگر اب یہ سلسلہ پچھلے کئی روز سے ختم ہو چکا ہے۔ نہ ہماری بیٹیاں اور چھوٹی ملکہ ہم سے یہاں ملنے آتی ہیں اور نہ ہم ان سے ملنے کے لئے سنہری محل میں جا سکتے ہیں"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

"اوہ۔ ایسا کیونکر ہوا ہے بادشاہ سلامت"۔ عمرو عیار نے جلدی سے پوچھا۔

"انہیں شاشام جادوگر نے روک رکھا ہے خواجہ عمرو عیار۔ وہ نہ ہماری بیٹیوں اور ملکہ کو محل سے باہر آنے دیتا ہے اور نہ ہی ہمیں محل میں جانے دیتا ہے"۔ بادشاہ سلامت نے غمگین لہجے میں کہا تو عمرو عیار جادوگر کا نام سن کر بری طرح سے چونک اٹھا۔

"شاشام جادوگر۔ یہ شاشام جادوگر کون ہے اور وہ ایسا کیوں کر رہا ہے"۔ عمرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس بدبخت جادوگر نے سنہری محل پر قبضہ کر لیا ہے خواجہ عمرو۔ محل پر قبضہ کرنے کے بعد اس نے جادوئی طاقتوں سے محل کے تمام خادم، کنیزوں اور محافظوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کی جگہ اس جادوگر نے سارے محل میں جادوئی پتلے پھیلا دیئے ہیں جو اب محل کے اندر اور باہر ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ اگر کوئی سنہری محل کی طرف جاتا ہے تو جادوئی پتلے سنہری محل کی طرف آنے والے کو دور سے ہی تیر مار کر ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان کا چلایا ہوا تیر جس کسی کو لگتا ہے وہ اسی لمحے جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔ ہمیں جب یہ معلوم ہوا کہ سنہری محل پر شاشام جادوگر نے قبضہ کر لیا ہے اور اس نے ہماری بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ کو وہاں قید کر لیا ہے تو ہمیں بے حد غصہ آیا۔ ہم نے فوراً بے شمار سپاہیوں کو سنہری محل کی طرف بھیجا کہ وہ سنہری محل میں داخل ہو کر ان

جادوئی پتلوں کو ہلاک کر دیں اور شاشام جادوگر کو زندہ یا مردہ ہمارے حضور پیش کریں مگر جیسے ہی سپاہی سنہری محل کی طرف گئے جادوئی پتلوں نے ان پر جادوئی تیروں کو بوچھاڑ کر دی جس سے سپاہی اسی وقت جل کر راکھ ہو گئے۔ ہم نے محل پر پھر فوج کشی کی اور دور سے ہی ان جادوئی پتلوں پر تیر برسائے گئے۔ تیر ان جادوئی پتلوں کو لگتے ضرور تھے مگر تیروں کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

ہماری پریشانی دن بدن بڑھتی جا رہی تھی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آخر شاشام جادوگر کون ہے اور اس نے ہمارے سنہری محل پر قبضہ کیوں کر رکھا ہے اور اس نے ہماری بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ کو یرغمال کیوں بنا رکھا ہے۔ آخر ہم نے خود سنہری محل میں جانے اور شاشام جادوگر سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔ وزیروں، مشیروں اور سپہ سالار نے ہمیں روکنے کی کوشش کی مگر معاملہ ہماری بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ کا تھا اس لئے ہم بھلا کیسے رک سکتے تھے۔ پھر ہمارے ساتھ ہماری حفاظت کے لئے سپاہیوں کا ایک دستہ زرہ بکتر

پہن کر سنہری محل کی طرف چل پڑا۔ جیسے ہی ہم سنہری محل کی طرف جانے والے راستے پر آئے سنہری محل کی طرف سے اچانک تیروں کی بوچھاڑ ہوئی اور ہمارے ساتھ موجود زرہ بکتر پہنے سپاہیوں کو آلگے۔

ان تیروں نے ان کے زرہ بکتروں میں بھی سوراخ کر دیئے تھے اور جیسے ہی تیر ان سپاہیوں کو لگے وہ اسی لمحے جل کر راکھ بن گئے ۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ ہمیں کوئی تیر نہ لگا تھا۔ یا شاید ان جادوئی پتلوں نے جان بوجھ کر ہمیں نشانہ ہنیں بنایا تھا جس سے ہماری ڈھارس بندھی اور ہم آگے بڑھتے چلے گئے ۔ پھر ایک جادوئی پتلا دوڑتا ہوا ہمارے قریب آگیا۔ جادوئی پتلے کو آتے دیکھ کر ہم نے میان سے تلوار نکال لی لیکن جیسے ہی جادوئی پتلا ہمارے نزدیک آیا ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہمارا جسم پتھر کی طرح سخت ہو گیا ہو۔

ہم نے ہاتھ پیر ہلانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ پتلا ہمارے نزدیک آکر کھڑا ہو گیا تھا۔ اس نے ہمیں شاشام جادوگر کے بارے میں بتاتے ہوئے

کہا کہ شاشام جادوگر نے سنہری محل پر قبضہ کر لیا ہے۔ وہ جادوئی پتلوں اور شہزادیوں اور ملکہ کے ہمراہ وہیں رہے گا۔ اس نے چھوٹی ملکہ اور دونوں شہزادیوں کو ایک کمرے میں قید کر رکھا ہے۔

شاشام جادوگر کا پیغام ہے کہ اگر بادشاہ سلامت ان کی زندگی چاہتے ہیں تو ایک ماہ کے اندر اندر وہ اپنا تخت و تاج چھوڑ دیں اور اعلان کر دیں کہ اس ملک کا بادشاہ شاشام جادوگر ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی شاشام جادوگر ملک خراسان کا بادشاہ بن جائے گا اور وہ نہ صرف بادشاہ سلامت کو بلکہ ان کی بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ کو بھی زندہ چھوڑ دے گا۔ اگر بادشاہ سلامت نے ایک ماہ گزرنے تک یہ اعلان نہ کیا تو شاشام جادوگر ان کی دونوں بیٹیوں کو ہلاک کر دے گا اور ملکہ بھی زندہ ہنیں رہے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ شاشام جادوگر پورے ملک میں جادوئی پتلوں کو بھیج دے گا جو ہر خاص و عام کو اس وقت تک ہلاک کرتے رہیں گے جب تک بادشاہ سلامت شاشام جادوگر کی بادشاہت کا اعلان ہنیں کرتے۔ یہ

کہہ کر پتلا واپس سنہری محل کی طرف چلا گیا"۔ یہ سب بتا کر بادشاہ سلامت خاموش ہو گئے ۔

" اوہ۔ اس کا مطلب ہے شاشام جادوگر ملک خراسان کا بادشاہ بننا چاہتا ہے اس لئے اس نے سنہری محل پر قبضہ کر کے شہزادیوں اور چھوٹی ملکہ کو اپنے پاس قید کر رکھا ہے"۔ عمرو نے کہا۔

" ہاں۔ ہم نے ان جادوئی پتلوں کو ہلاک کرنے اور شاشام جادوگر تک پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کی ہے لیکن سوائے ناکامی کے ہمارے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ پھر وزیروں، مشیروں اور سپہ سالار سے صلاح و مشوروں کے بعد ہم نے تمہیں یہاں بلانے کا فیصلہ کر لیا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ خواجہ عمرو عیار موت جادوگراں کہلاتا ہے۔ وہ نہ صرف جنوں، دیوؤں سے لڑتا رہتا ہے بلکہ اب تک وہ بے شمار جادوگروں اور جادوگرنیوں کو بھی ہلاک کر چکا ہے۔ ہم نے سوچا کہ تمہیں یہاں بلا لیا جائے کیونکہ اس معاملے میں تم ہی ہماری مدد کر سکتے تھے"۔ بادشاہ سلامت نے کہا اور خاموش ہو گئے۔

" آپ چاہتے ہیں کہ میں شاشام جادوگر کے پاس

جاؤں اور اسے ہلاک کر کے دونوں شہزادیوں اور چھوٹی ملکہ کو چھڑا لاؤں"۔ عمرو نے بادشاہ سلامت کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" اگر تم ایسا کر سکو تو یہ تمہارا ہم پر بہت بڑا احسان ہو گا خواجہ عمرو عیار"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

" ٹھیک ہے بادشاہ سلامت۔ آپ نے مجھے اتنے یقین سے بلایا ہے اس لئے میں یہ کام ضرور کروں گا۔ میں نہ صرف سنہری محل میں جا کر شاشام جادوگر کو ہلاک کر دوں گا بلکہ اس کی قید سے دونوں شہزادیوں اور چھوٹی ملکہ کو بھی چھڑا لاؤں گا"۔ عمرو نے کہا۔

" اوہ۔ مگر یہ سب تم کرو گے کیسے"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

" یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ شاشام جادوگر جیسے جادوگروں اور اس کے جادوئی پتلوں کو کیسے فنا کیا جا سکتا ہے یہ میں بہتر جانتا ہوں۔ آپ بس میرا ایک کام کر دیں"۔ عمرو نے کہا۔

" بتاؤ۔ کیا کام ہے"۔ بادشاہ سلامت نے کہا۔

" شاشام جادوگر نے سنہری محل کے اندر اور باہر

جادوئی پتلے پھیلا رکھے ہیں۔ سب سے پہلے مجھے ان
پتلوں کو ہلاک کرنا پڑے گا۔ ان پتلوں کو ہلاک کرنے
کے بعد ہی میں شاشام جادوگر تک پہنچ سکتا ہوں۔
جادوئی پتلوں کو فنا کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ
ہے"۔ عمرو نے کہا۔

"وہ کیا طریقہ ہے"۔ بادشاہ سلامت نے پوچھا۔

"بادشاہ سلامت میں واقعی سینکڑوں جادوگروں اور
جادوگرنیوں کو ہلاک کر چکا ہوں۔ ایسے ہی خطرناک
اور طاقتور جادوئی پتلوں کا بھی مجھے کئی بار سامنا کرنا
پڑا تھا۔ کوہ قاف کا ایک جن ہے جس کا نام کاکش
جن ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ جادوگروں کو تو
الگ الگ طریقوں سے ہلاک کیا جاتا ہے کیونکہ کچھ
جادوگر ایسے ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی جان کسی اور
چیز میں چھپا رکھی ہوتی ہے۔ جب تک اس چیز کو ختم
نہ کیا جائے وہ جادوگر ہلاک ہو ہی نہیں سکتا لیکن ان
جادوگروں کے بنائے ہوئے جادوئی پتلوں کو ایک ہی
طریقے سے فنا کیا جا سکتا ہے۔

اس طریقے کے مطابق سرخ رنگ کی ایک تھیلی

میں ایک ہزار سرخ مہر والی اشرفیوں کو باندھ کر
ایک جادوئی پتلے پر مارا جائے تو وہ پتلا اسی لمحے فنا ہو
جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اشرفیاں اور سرخ
تھیلی بھی جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کی
تھیلیاں جب شاشام جادوگر کے ان جادوئی پتلوں پر
ماری جائیں گی تو وہ فنا ہوتے جائیں گے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ میں شاشام جادوگر کے جادوئی
پتلوں کی تعداد کے بارے میں، میں کچھ نہیں جانتا۔
نجانے سنہری محل کی حفاظت کے لئے اس نے کس
قدر جادوئی پتلے بنا رکھے ہیں۔ آپ خود ہی سوچیں اگر
ان کی تعداد سینکڑوں میں ہوئی تو مجھے کس قدر سرخ
مہر والی اشرفیاں درکار ہوں گی"۔ عمرو نے کہا۔ اس
کے چہرے پر لالچ کی چمک تھی۔ صاف معلوم ہو رہا
تھا کہ عمرو بادشاہ افروز سے اشرفیاں ہتھیانے کے لئے
عیاری کر رہا ہے۔ اسے چونکہ سردار امیر حمزہ نے وہاں
بھیجا تھا اس لئے وہ خود سے بادشاہ افروز سے انعام
نہیں مانگ سکتا تھا اس لئے اس نے یہ چکر چلایا تھا۔

"اوہ۔ بڑا عجیب طریقہ ہے۔ اس طرح تو واقعی

ہمیں سینکڑوں سرخ تھیلیوں کی ضرورت پڑے گی جن میں ہزار ہزار سرخ مہر والی اشرفیاں ڈالی جائیں گی اور ان اشرفیوں کی تعداد بھی لاکھوں میں ہو گی"۔ بادشاہ سلامت نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں بادشاہ سلامت۔ اگر میرے پاس اشرفیاں ہوتیں تو میں خاموشی سے یہاں سے نکل جاتا۔ شاشام جادوگر ،اور اس کے جادوئی پتلوں کو ہلاک کر کے دونوں شہزادیوں اور چھوٹی ملکہ کو یہاں لے آتا مگر افسوس میرے پاس ایک بھی سرخ مہر والی اشرفی نہیں ہے"۔ عمرو نے جان بوجھ کر چہرے پر دکھ اور افسوس کے تاثرات نمایاں کرتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی ہو ہم ہر صورت میں شاشام جادوگر اور اس کے جادوئی پتلوں کی ہلاکت چاہتے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں چاہے اپنا سارا شاہی خزانہ ہی کیوں نہ خالی کرنا پڑے۔ تم گھبراؤ مت خواجہ عمرو۔ ہم ابھی شاہی خزانچی کو بلاتے ہیں۔ شاہی خزانے میں جس قدر سرخ مہر والی اشرفیاں موجود ہیں تم وہ سب لے جاؤ اور

ہمیں جلد سے جلد شاشام جادوگر اور اس کے جادوئی پتلوں کی ہلاکت کی خوشخبری سناؤ"۔ بادشاہ سلامت نے کہا اور ان کی بات سن کر عمرو عیار کا چہرہ کھل اٹھا۔

"جو حکم بادشاہ سلامت"۔ عمرو عیار نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر خوشی پھوٹ رہی تھی۔ لاکھوں سرخ مہر والی اشرفیوں کے ملنے کے خیال سے ہی اس کا رنگ سرخ ہو گیا تھا۔ پھر بادشاہ سلامت نے دربان کو بلایا اور اسے حکم دیا کہ وہ خواجہ عمرو عیار کو فوراً شاہی خزانچی کے پاس لے جائے اور شاہی خزانچی سے کہا جائے کہ وہ شاہی خزانے میں موجود سرخ مہر والی تمام اشرفیاں خواجہ عمرو عیار کو دے دے۔

چنانچہ عمرو دربان کے ساتھ گیا۔ شاہی خزانچی بادشاہ سلامت کا حکم سن کر حیران ضرور ہوا تھا لیکن یہ چونکہ بادشاہ سلامت کا حکم تھا اس لئے اسے مجبوراً خزانے کی ساری سرخ مہر والی اشرفیاں عمرو عیار کے حوالے کرنا پڑیں جسے عمرو نے سرخ تھیلیوں میں ڈال ڈال کر اپنی زنبیل میں رکھنا شروع کر دیا تھا۔ شاہی

خزانچی نے عمرو عیار کو دو ہزار سرخ تھیلیوں میں سرخ
مہر والی اشرفیاں بھر دی تھیں جس کی تعداد لاکھوں
میں ہو گئی تھی۔ شاہی خزانے سے اشرفیاں لے کر عمرو
عیار فوراً محل سے باہر آگیا تھا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں
بادشاہ شلامت کا ارادہ بدل نہ جائے۔

محل سے باہر آکر عمرو عیار سنہری محل کی طرف
جانے والے راستے کی طرف چل پڑا جو شاہی محل سے
خاصا دور تھا مگر وہ اس قدر بڑا تھا کہ شاہی محل سے
سنہری محل کو آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا۔ چلتے چلتے
عمرو عیار ایک ایسی سڑک پر آگیا جو سیدھی سنہری
محل کی طرف جاتی تھی۔ اس طرف ویرانی چھائی ہوئی
تھی۔ لوگ شاید جادوئی پتلوں کے خوف سے اس
طرف آنے سے ڈرتے تھے۔

سڑک کے دونوں اطراف کھجوروں کے درخت تھے
جو دونوں اطراف سے سیدھی قطاروں میں سنہری محل
کی طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ دور عمرو عیار کو
سیاہ رنگ کے لمبے لمبے انسان دکھائی دیئے جن کے
رنگ بے حد سیاہ تھے۔ وہ سب گنجے تھے۔ انہوں نے

صرف جانگیئے پہن رکھے تھے جو سرخ رنگ کے تھے۔
ان کے ہاتھوں میں عمرو نے دور سے ہی تیر کمان،
تلواریں اور نیزے دیکھ لئے تھے۔

کچھ سوچ کر عمرو عیار ایک درخت کی آڑ میں ہو گیا۔
اس نے زنبیل سے سلیمانی چادر نکال کر کاندھوں پر
ڈالی اور غائب ہو گیا۔ پھر اس نے زنبیل سے تلوار
حیدری نکال کر ہاتھ میں لی اور درخت کی آڑ سے نکل
آیا اور سڑک پر چلنا شروع ہو گیا۔ وہ چونکہ سلیمانی
چادر کی وجہ سے دکھائی نہیں دے رہا تھا اس لئے
سڑک پر موجود جادوئی پتلے ذرا بھی نہیں چونکے تھے۔
پہلے عمرو عیار نے سوچا کہ وہ تلوار حیدری سے ان
پتلوں کو ہلاک کرتا جائے۔ تلوار حیدری اگر ان جادوئی
پتلوں سے چھو بھی جاتی تو وہ ایک لمحے مین جل کر
بھسم ہو سکتے تھے مگر جب عمرو نے وہاں ہر طرف
پھیلے ہوئے جادوئی پتلوں کو دیکھا تو وہ پریشان ہو گیا
کیونکہ ان پتلوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی۔ اگر وہ
ان سب کو ایک ایک کر کے مارنا شروع کرتا تو اسے
کئی روز لگ سکتے تھے۔

"ہونہہ۔ لگتا ہے شاشام جادوگر شاہی فوج سے لڑنے کے لئے یہاں جادوئی پتلوں کی فوج تیار کر رہا ہے"۔ عمرو نے خودکلامی کرتے ہوئے کہا۔ وہ ان جادوئی پتلوں کو دیکھتا ہوا سنہری محل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سنہری محل کا بڑا سا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمرو نے غور سے زمین کو دیکھا کہ کہیں شاشام جادوگر نے وہاں جادوئی حصار نہ باندھ رکھا ہو مگر وہاں کوئی حصار نہیں تھا۔

اچھی طرح سے تسلی کرنے کے بعد عمرو عیار سنہری محل میں داخل ہو گیا۔ محل واقعی بے حد خوبصورت تھا مگر وہاں ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ محل کے اندر بھی بے شمار جادوئی پتلے موجود تھے مگر وہ اپنی اپنی جگہوں پر بالکل ساکت کھڑے تھے جیسے وہ پتھر کے بت ہوں۔ عمرو عیار محل میں گھومنے لگا۔ وہ مختلف کمروں میں جا کر بادشاہ افروز کی دونوں بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ اور شاشام جادوگر کو تلاش کر رہا تھا لیکن نہ ہی اسے شہزادیاں اور ملکہ کہیں دکھائی دے رہی تھیں اور نہ شاشام جادوگر۔

عمرو کچھ سوچ کر ایک خالی کمرے میں آگیا۔ کمرے میں ایک زرنگار پلنگ، میز اور کرسیاں تھیں اور دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں پڑی تھیں۔ شاید یہ کسی شہزادی یا ملکہ کے سونے کا کمرہ تھا۔ عمرو عیار ایک بڑی الماری کے پیچھے آگیا۔اس نے کاندھوں سے سلیمانی چادر اتار کر زنبیل میں رکھی اور پھر اس نے زنبیل سے سنہری تختی نکال لی۔

"سنہری تختی مجھے بتایا جائے کہ شاشام جادوگر کون ہے۔ وہ کہاں سے آیا ہے اور اس کا سنہری محل پر قبضہ کرنے کا مقصد کیا ہے"۔ عمرو نے کہا تو اسی وقت سنہری تختی پر سیاہ حروف پھیلتے چلے گئے۔

"عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ شاشام جادوگر افریقہ کے جنگلوں کا جادوگر ہے جو سیاہ فام اور انتہائی بدشکل ہے۔ وہ چونکہ بہت بڑا جادوگر ہے اس لئے وہ اب کسی ملک پر قبضہ کر کے اس پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ اسے ملک خراسان پسند آیا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ ملک خراسان پر ہی قبضہ کرے گا اور اس پر حکومت کرے گا لیکن جادوگروں کے شہنشاہ افراسیاب

اور جادوئی اصولوں کی وجہ سے وہ زبردستی ملک
خراسان پر قبضہ نہیں کر سکتا اس لئے وہ خراسان کے
بادشاہ کو ڈرا رہا ہے کہ وہ تخت و تاج چھوڑ دے اس
لئے اس نے دونوں شہزادیوں اور چھوٹی ملکہ کو اپنی قید
میں لے رکھا ہے۔ وہ بادشاہ کو ڈرانے اور فوج کا
مقابلہ کرنے کے لئے جادوئی پتلے بنا رہا ہے۔ وہ ان
جادوئی پتلوں کو ملک خراسان میں ہر طرف پھیلا دے
گا جو لوگوں کو ڈرائیں گے۔ تب مجبوراً بادشاہ افروز کو
ہار ماننا ہو گی اور وہ اپنا تاج و تخت اس کے حوالے
کرنے پر تیار ہو جائے گا"۔ ان الفاظ کے ساتھ ہی
سیاہ تختی سے حروف مٹ گئے۔

"میں اس جادوگر کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں۔ اس
کے لئے مجھے کیا کرنا ہو گا"۔ عمرو عیار نے پوچھا۔

"عمرو عیار کو بتایا جاتا ہے کہ شاشام جادوگر کے
پاس تین تیر ہیں۔ ایک تیر سانپ کے زہر میں بجھا
ہوا ہے۔ ایک تیر پر سیاہ بچھو کا زہر لگا ہوا ہے اور
تیسرے تیر پر اژدھا کا زہر لگا ہوا ہے۔ عمرو عیار کو اس
سے تینوں تیر حاصل کرنے ہوں گے۔ انہی تیروں سے

شاشام جادوگر کو ہلاک کیا جا سکتا ہے اور وہ بھی اس
صورت میں کہ اگر شاشام جادوگر زمین پر جھکا ہو اور
عمرو عیار اس کے دائیں ہاتھ کی پشت پر اپنا دائیاں
پیر رکھ دے۔ یہ سب عمرو کو عیاری سے کرنا ہو گا۔
جب عمرو شاشام جادوگر کے ہاتھ پر پیر رکھے گا تو وہ
کسی طرح بھی اٹھ نہ سکے گا۔ پھر عمرو عیار اس جادوگر
کی کمر سے بندھے ہوئے ترکش سے تیر نکال لے اور
ایک ایک کر کے وہ تیر خنجروں کے انداز میں شاشام
جادوگر کی کمر پر مار دے"۔ تختی پر سیاہ الفاظ ابھرے۔

"شاشام جادوگر کو جھکانا ہو گا۔ اس کے دائیں ہاتھ
پر مجھے اپنا دایاں پیر رکھنا ہو گا۔ بڑی عجیب سی بات
ہے۔ خیر سنہری تختی مجھے بتایا جائے شاشام جادوگر کے
پاس کوئی خزانہ بھی ہے یا نہیں"۔ عمرو نے پہلے حیرت
سے کہا پھر سنہری تختی سے اپنے مطلب کی بات پوچھ
لی۔

"عمرو کو بتایا جاتا ہے کہ شاشام جادوگر کے پاس
کوئی خزانہ نہیں ہے"۔ سنہری تختی پر سے پہلے الفاظ
غائب ہو گئے اور ان کی جگہ نئے الفاظ ابھرے جنہیں

پڑھ کر عمرو کا منہ بن گیا۔ اسی لمحے سنہری تختی پر سے پھر الفاظ غائب ہوئے اور اس کی چمک ختم ہو گئی جو اس بات کا اشارہ تھا کہ اب عمرو تختی سے کچھ اور نہیں پوچھ سکتا تھا۔ عمرو نے سنہری تختی زنبیل میں ڈالی اور دوبارہ سلیمان چادر نکال کر کاندھوں پر ڈالتا ہوا الماری کے پیچھے سے باہر آگیا۔

وہ شاشام جادوگر کو جھکانے کی ترکیبیں سوچتا ہوا اسے ایک بار پھر سنہری محل میں ڈھونڈنے لگا۔ آخر چھت کے قریب ایک بڑے کمرے میں اسے ایک وحشی نظر آیا جس کا رنگ سیاہ تھا۔ اس کے سر کے بال پیچھے سے گندھے ہوئے تھے۔ اس نے زرد رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا۔ وہ واقعی کسی جنگلی قبیلے کا وحشی دکھائی دے رہا تھا۔ اس کی کمر پر چمڑے کی بیلٹوں کے ساتھ ایک ترکش بندھا ہوا تھا جس میں تین فولادی تیر موجود تھے۔ اس نے سر پر سرخ رنگ کی ایک پٹی باندھ رکھی تھی۔ وہ کمرے میں نہایت بے چینی کے عالم میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا۔ سامنے بڑی سی بالکنی تھی جس سے دور شاہی محل کے گنبد دکھائی دے رہے

تھے۔ عمرو جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا وحشی جو شاشام جادوگر تھا یکلخت چونک پڑا۔

"اوہ۔ یہاں کوئی آیا ہے"۔ اس کے منہ سے نکلا تو عمرو بھی چونک پڑا۔

"کون ہے۔ کون آیا ہے یہاں"۔ شاشام جادوگر نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ عمرو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ کون ہے یہاں۔ مجھے جواب دو ورنہ میں تمہیں جلا کر بھسم کر دوں گا"۔ شاشام جادوگر نے غصیلے لہجے میں کہا۔ وہ پاگلوں کی طرح چاروں طرف دیکھ رہا تھا لیکن عمرو بالکل خاموش تھا۔ البتہ اس نے احتیاط کے طور پر زنبیل سے طلسم شکن انگوٹھی نکال کر انگلی میں پہن لی تھی۔

"لگتا ہے تم ایسے نہیں بولو گے۔ مجھے ہی کوئی انتظام کرنا ہو گا"۔ شاشام جادوگر نے کہا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر زور سے زمین پر جھٹکے تو اس کی انگلیوں سے بجلی کی لہریں سی نکل کر زمین پر پڑیں

اور دوسرے ہی لمحے اچانک وہاں سیاہ رنگ کے بے
شمار ناگ نمودار ہو گئے ۔

" یہاں کوئی غیبی حالت میں موجود ہے۔ اسے ہلاک
کر دو۔ جلدی کرو"۔ شاشام جادوگر نے چیختے ہوئے ان
سیاہ ناگوں کو حکم دیا تو ناگ تیزی سے حرکت میں آ
گئے اور کمرے کے فرش پر رینگتے چلے گئے ۔ یہ دیکھ کر
عمرو نے جلدی سے زنبیل کا منہ کھولا اور ایک سرخ
نیولے کو باہر آنے کا حکم دیا۔ اسی لمحے زنبیل سے
سرخ رنگ کا ایک بہت بڑا نیولا نکل کر باہر آ گیا۔
سرخ نیولے کو دیکھ کر ناگ اور شاشام جادوگر بری
طرح سے چونک اٹھے ۔ اسی لمحے سرخ نیولا سیاہ ناگوں
پر ٹوٹ پڑا۔ سیاہ ناگ سرخ نیولے کو دیکھ کر گھبرا گئے
تھے اور ادھر ادھر بھاگ رہے تھے مگر سرخ نیولا موت
بن کر ان پر جھپٹ رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس نے
وہاں موجود تمام سیاہ ناگوں کا خاتمہ کر دیا۔ جیسے ہی
ناگ ہلاک ہوئے سرخ نیولا غائب ہو کر واپس عمرو
عیار کی زنبیل میں پہنچ گیا۔

" تت۔ تم۔ تم جو کوئی بھی ہو میں تمہیں نہیں

چھوڑوں گا"۔ شاشام جادوگر نے غصے سے چیختے ہوئے
کہا۔ اس نے ہاتھ جھٹکے تو اچانک کمرے میں ہر طرف
آگ بھڑک اٹھی لیکن ایک تو عمرو عیار غائب تھا
دوسرے اس نے طلسم شکن انگوٹھی پہن رکھی تھی اس
لئے اس پر آگ کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

" شاشام جادوگر"۔ عمرو نے شاشام جادوگر کے
قریب آ کر بھاری آواز میں کہا تو وہ بری طرح سے
اچھل پڑا۔

" کک۔ کون۔ کون ہے"۔ شاشام جادوگر نے بوکھلا
کر کہا۔

" احمق جادوگر۔ ہماری آواز نہیں پہچان رہے تم۔
ہم شہنشاہ جادوگراں افراسیاب ہیں"۔ عمرو نے کہا تو
شاشام جادوگر کے چہرے پر سچ مچ بے پناہ بوکھلاہٹ
ناچنے لگی۔

" شش۔ شہنشاہ افراسیاب۔ آپ یہاں"۔ شاشام
جادوگر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس
نے پھونک مار کر وہاں لگی ہوئی آگ بجھا دی اور
آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"ہاں ہم ہیں۔ جھک جاؤ۔ ہمارے سامنے جھک جاؤ احمق جادوگر۔ شہنشاہ افراسیاب کے سامنے جھک جاؤ"۔ عمرو نے شہنشاہ افراسیاب کی طرح گرجتے ہوئے کہا تو شاشام جادوگر جلدی سے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر جھک گیا۔ اس نے سجدے کے انداز میں اپنا سر زمین پر رکھ دیا تھا۔

"تمہارا جھکنے کا انداز غلط ہے شاشام جادوگر۔ اپنا دایاں ہاتھ آگے کرو"۔ عمرو نے کہا تو شاشام جادوگر نے جلدی سے دایاں ہاتھ آگے کر دیا۔ اسی لمحے عمرو نے کاندھوں سے سلیمانی چادر اتاری اور ظاہر ہو گیا۔ اس نے اپنا دایاں پیر شاشام جادوگر کے ہاتھ پر رکھ دیا تھا۔

"یہ۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں آقا"۔ شاشام جادوگر نے بوکھلا کر کہا۔

"خاموش رہو"۔ عمرو نے گرج کر کہا تو شاشام جادوگر سہم گیا۔ عمرو نے عیاری سے اسے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا اور اس نے شاشام جادوگر کے دائیں ہاتھ پر پیر رکھ دیا تھا اس لئے اب شاشام جادوگر کی کمر پر بندھے ہوئے ترکش سے تینوں تیر نکالنا اس کے لئے آسان ہو گیا تھا۔ اس نے ترکش سے زہریلے تیر نکالے اور ایک ایک کر کے تینوں تیر شاشام جادوگر کی کمر میں گھونپ دیئے۔

شاشام جادوگر بری طرح سے چیخ رہا تھا۔ جیسے ہی اسے تیسرا تیر لگا وہ اسی لمحے ہلاک ہو گیا۔ اسی لمحے اچانک وہاں گہری تاریکی چھا گئی اور پھر ہر طرف بدروحوں کے بین کرنے کی آوازیں آنے لگیں اور پھر شاشام جادوگر کی روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"مارا مجھے عمرو عیار نے عیاری سے۔ میں شاشام جادوگر تھا"۔ آواز نے کہا اور پھر جیسے ہی آواز ختم ہوئی وہاں روشنی پھیل گئی۔

"شاشام جادوگر کے ہلاک ہوتے ہی اس کے جادوئی پتلے بھی غائب ہو گئے تھے۔ ایک کمرے میں عمرو کو دونوں شہزادیاں اور چھوٹی ملکہ مل گئیں۔ عمرو نے انہیں تسلی دی اور انہیں اپنے ساتھ شاہی محل میں لے گیا۔

بادشاہ افروز کو جب ان کے آنے کی خبر ملی تو وہ

دوڑا دوڑا شاہی محل سے باہر آگیا۔ اپنی دونوں بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ کو دیکھ کر وہ خوشی سے نہال ہو گیا تھا۔ اس نے عمرو عیار کا بے حد شکریہ ادا کیا جس نے شاشام جادوگر اور اس کے جادوئی پتلوں کو فنا کر کے اس کی بیٹیوں اور چھوٹی ملکہ کو آزادی دلا دی تھی۔

بادشاہ افروز نے عمرو کو شاہی خزانے سے بے پناہ انعام دیا جسے پا کر عمرو خوشی سے نہال ہو گیا تھا۔ وہ پہلے ہی عیاری سے بادشاہ سلامت سے لاکھوں سرخ مہر والی اشرفیاں ہتھیا چکا تھا۔ اب جب بادشاہ سلامت نے اسے انعام دیا تو وہ خوشی سے بے اختیار ناچنے لگا۔

ختم شد